چہ گویم از تو گرائی چہا در قادیاں بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید — پیشگی چار روپے

جلد ۹ — مورخہ ۲ جمادی الاول ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ مئی ۱۹۱۰ء مطابق ۳۰ بیساکھ سمت ۶۷ بکرمی — نمبر ۲۹

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفا اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشاں ہمارا

طریق استخارہ فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ

اول تو بافروغ کرکے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس[۲۱] مرتبہ سورۃ اخلاص ہو۔ اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالےٰ سے دعا کریں۔ کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں۔ کہ اس شخص کا تیرے نزدیک جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد وقت ہونیکا دعوےٰ کرتا ہے کیا حال ہے۔ کیا صادق ہے یا کاذب۔ اور مقبول ہے یا مردود؟ اپنے فضل سے یہ حال رؤیا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما۔ تاکہ اگر مردود ہے۔ تو اس کے قبول کرنے سے گمراہ نہ ہوں۔ اور مقبول ہے۔ اور تیری طرف سے ہے۔ تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ سے بچا۔ کہ ہر ایک قوت تجھ ہی کو ہے۔ آمین۔ یہ استخارہ کم از کم دو ہفتے کریں۔ لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے[*] اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے۔ اور نیز ظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔

نوٹ یہ طریق استخارہ حضرت مسیح موعود کا اپنا فرمایا ہوا ہے۔

(مرسلہ فرزند علی فیروز پور)

[*] اگر وہ خواب میں اس شخص کو بطور ... دیکھ ... وہ بہت ہی برا جانتا ہو۔ تو شیطان آتا ہے۔

ہمارے شہنشاہ ملک معظم قیصر ہند کا انتقال

۷ مئی کو یہ خبر قادیان میں پہنچی کہ ہز مجسٹی ملک معظم ایڈورڈ ہفتم نے برانکائیٹس (زکام کھانسی کی ایک قسم) کے حملہ کی وجہ سے ایک مختصر علالت کے بعد، ۶ مئی کی رات کو آدھی رات کے قریب وفات پائی۔ جس سے بہت رنج و ملال پیدا ہوا۔ اسی وقت سکول وغیرہ بند کیا گیا۔

آپ ۱۸۴۱ء میں تولد ہوئے۔ جنوری ۱۹۰۱ء کو تخت انگلستان پر متمکن ہوئے اور ۹ سال کچھ مہینے نیکنامی و انصاف و رحم کے ساتھ حکومت کی۔

موت ایک ایسی زبردست چیز ہے جس سے شاہ و گدا کو چارہ نہیں۔ پر مبارک وہ موت جو خدا کی فرمانبرداری اور شفقت علیٰ خلق اللہ کی حالت میں آئے۔ پاک ہے وہ ذات جس کی تعریف میں آیا ہے۔ اللہ لا الٰہ الا ھو۔ الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔

ذیل ہیں۔

بورڈنگ کے لیے ایک مسجد ایک مردانہ ہسپتال ایک زنانہ ہسپتال چند مکان غربا کے لئے جو بعد عیال قادیان میں رہائش کریں۔ لیکن استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ چنانچہ مسجد تیار ہو گئی اور ہسپتال مردانہ کی بنا چند ماہ کے بعد پڑ سکے گی۔ بعض نے کچھ دورہ بھی کیا۔ اور کچھ اطراف سے لوگوں نے بذریعہ منی آرڈر روپیہ بھیجا امداد چھ ہزار روپیہ وصول ہو چکا ہے چودہ ہزار باقی وصول کرنا ہے۔ اب تک افریقہ سے کچھ روپیہ اس مد میں نہیں آیا۔ اسواسطے خصوصاً جماعت افریقہ کو جگایا جاتا ہے۔ کہ وہ بھی اس کار خیر میں شریک ہوں اور جسقدر جلد ممکن ہو۔ بذریعہ منی آرڈر روپیہ ارسال فرما دیں۔ اصحاب کے نام ذیل میں دئیے جاتے ہیں بعض کے نام یاد نہیں وہ بھی اس سبب سے کہ ان کے نام نہیں لکھے گئے تغافل نہ فرما دیں۔

بابو عبد الرحمٰن صاحب ہیڈ کلرک۔ سید معراج الدین صاحب ہیڈ کلرک۔ محمد علی صاحب ہیڈ میڈیکل وارنٹ افسر۔ محمد عیسیٰ صاحب ٹیچر ماسٹر۔ بابو جان محمد صاحب نائب کلرک جوڈیشل۔ نور محمد صاحب کلرک کمیونٹ۔ علی ظفر صاحب میڈیکل اسسٹنٹ۔ نظام الدین صاحب جیلر۔ عمر الدین ہیڈ میڈیکل۔ فورا حمد صاحب ڈسٹرکٹ کلرک وغیرہ +

تخت نشینی ۔ ۷ مئی سہ پہر کو پارلیمنٹ کا
(اجلاس ہوا۔ ہز مجسٹی جارج پنجم کے ملک معظم و شہنشاہ ہونے کا اعلان ہو گیا۔ مبارک)

امیر الضعفاء کا ارشاد نامہ

از ناصر نواب بخدمت جماعت افریقہ عموماً اور اصحاب ذیل خصوصاً۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے بعد التماس ہے کہ پیشتر تمام جماعت احمدیہ کی خدمت میں مشتہر کیا گیا ہے۔ کہ بمقام قادیان چار عمارتیں بنانے کے لئے مبلغ بیس ہزار روپیہ درکار ہے۔ وہ عمارتیں حسب

اطلاع

عاجز علیگڈھ کے سفر سے واپس آگیا ہے جب کہ یہ اخبار بھی قریباً طیار ہو چکا ہے۔ سفر کے حالات اگلے ہفتہ میں ہدیہ ناظرین کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ۔ اگلا نمبر علی گڈھ نمبر ہوگا (محمد صادق عفی عنہ ایڈیٹر)

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی ظہور الدین اکمل چھپکر شائع ہوا)

مدینۃ المسیح

خدا تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین کو ایک نواسہ بھی ۹ مئی سنہ ۱۰ء کو عطا فرمایا ہے یعنی مفتی فضل الرحمان کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

خاندان رسالت کے تمام ممبر اور امیر المومنین کے گھر میں بالکل خیریت ہے اور جماعت میں بھی عام طور پر خدا کا فضل شامل حال ہے۔ اللہ رحم کرے۔

حضرت مولانا آجکل تین درس دیتے ہیں بعد از نماز صبح مسجد میں پہلے صاحبزادہ شریف احمد صاحب۔ پھر چند گریجویٹ ہیں۔ مثلاً شیخ تیمور صاحب ایم۔اے ان کو قرآن مجید پڑھایا جاتا ہے۔ یہ درس خصوصیت سے لطیف ہوتا ہے۔ بخاری کا درس بھی شروع ہے۔ مبارک وہ جو اس موقعہ سے فائدہ حاصل کرے۔

انجمن تشحیذ خوب ترقی کر رہی ہے۔ لائبریری کا انتظام اعلےٰ پایہ پر زیر غور ہے۔ ساڑھے دس ماہ سے جو فہرست کتب تیار ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ اب جلد مکمل ہونے والی ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ عنقریب ہم ہندوستان۔ مصر کے اردو عربی چیدہ اخبارات اس کی میز پر دیکھیں گے۔ اس بات کی بہت ضرورت ہے۔ کہ ایسی کتابوں اور اخباروں اور رسالوں کا جو نہائت عمدہ و مفید و قابل مطالعہ ہیں) ایک انتخاب کیا جاوے اور پھر وہ حسب گنجائش منگوالی جاویں۔ اس خصوص میں میں ایک علیحدہ نوٹ لکھوں گا۔ کہ ملک کے مذہبی علم ناموروں کی کمیٹی بہترین کتب کی انتخابی لسٹ شائع کرے کیونکہ اکثر نوجوان مطالعہ چاہتے ہیں۔ مگر وہ کتابیں نہیں پاتے جو پاتے ہیں تو مخرب اخلاق یا کم از کم ایسی جو ان کے دین و دنیا کے لئے مفید نہیں اور اس میں وہ ایک حد تک معذور ہیں۔ کیونکہ ان کو عمدہ کتابوں کا علم نہیں۔ گو ایسے بھی ہیں جو علمی تحقیق ہی نہیں رکھتے۔ بس ڈیوٹی ادا کی اور منہ سے لیٹ رہے۔ یا دو چار جگہ گئیں تو تنگ آ گئے۔

صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب کو نوجوانوں کی سدہار کا خاص خیال رہتا ہے آپ نے ان کالجیٹوں یا طالب علموں کے لئے جو بعد الامتحان یا سمر وکیشن دارالامان میں آتے ہیں ایک تعلیمی نصاب تیار کیا ہے۔ جس میں قرآن و حدیث کا ایک حصہ قصیدہ بہشتی وغیرہ شامل ہے آپ بڑی محنت سے ان کو پڑھاتے ہیں اور عربی سے اور دین سے عمدہ واقفیت کراتے ہیں یہ بہت ہی مفید کام ہے اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

انجمن ارشاد کا اجلاس ہر سوموار و جمعرات کو ہوتا ہے اور قرآنی آیات کے معانی پر ایک لطیف ڈیبیٹ ہوتی ہے اور عجیب عجیب نکات ظاہر و مسائل حل ہوتے ہیں۔

بدر خواتین

میرے آقا کی پاک زندگی
ایک خاتون کے قلم سے

آپ باہمی محبت کی بہت تاکید فرماتے تھے اور غیبت اور گلہ بغض و عداوت سے نفرت دلاتے تھے۔ آپ کسی کی بُری بات کا ذکر بھی پسند نہ فرماتے تھے اگرچہ وہ سچی ہی کیوں نہ ہو اپنے خاندوں سے نیک برتاؤ کی نصیحت فرماتے تھے۔ اپنے ہمسایہ کے ساتھ محبت اور نیک سلوک کی تاکید کرتے تھے۔ ماں باپ کی نافرمانی سے منع فرماتے تھے۔ نمازوں کی بہت پابندی کا حکم دیتے۔ بچوں کو بد دعا دینے سے روکتے تھے اور جب آپ تقریر فرمانے لگتے۔ تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے دل میں سینہ میں خیر خواہی کا اتنا جوش ہے جس کو کسی طرح دبا نہیں سکتے۔ حضرت ام المومنین علیہا السلام جس طرح آپ ہر ایک کام میں اتفاق کرتے وہ ہمارے لئے ایک سبق تھا کہ اے میری مریدو۔ بیعت کرنے والیو تم بھی اپنے خاندوں سے موافقت رکھو کسی حکم کو ٹال نہ دو۔ بچوں کو مارنے سے منع فرماتے اور ناراض ہوتے تھے۔ نماز باجماعت کا التزام بخوبی فرماتے تھے آپ زنانہ میں بھی نماز باجماعت پڑھاتے جس سے اور بھی تاکید جماعت کی نماز کی نکلتی ہے۔ یعنے ہر عورت اپنے بچوں سمیت یا صرف خاوند کے ساتھ گھر میں نماز جماعت ادا کر سکتی ہے آپ ہمیشہ ہنسکر بات کیا کرتے۔ جس سے جماعت کی عورتوں کو یہ سبق ملتا ہے کہ ترشروئی کبھی نہ کیا کریں۔ آپ باہر کی آئی ہوئی عورت سے خواہ مخواہ وہ کیسی ہی گھنونی حالت میں ہو بات کرنے سے جی نہ چراتے۔ بلکہ خندہ پیشانی سے اس کی بات سنتے آپ نے اپنے گھر کو اخلاق کے ساتھ بہشت بنا دیا تھا کبھی آپ کے گھر سے اونچی آواز نہ نکلتی تھی۔ نہ کسی قسم کا شور ہوتا۔ اگر کسی کی خطا ہوتی تو آپ اس کا ذکر چھوڑ دیتے تھے۔ جس سے اور بہت نیک اثر پڑتا یہی اس کی سزا کافی ہوتی تھی۔ غرض کہ میں نے تھوڑے عرصہ رہنے میں ہی یہاں وہ نور دیکھا تھا۔ جو دنیا بھر میں کہیں نہیں ملتا۔

(اہلیہ مہدی حسین مرحوم)

ہم قادیان میں کیوں آئے

میں اس بات کا اس وقت اظہار کرنا چاہتی ہوں۔ کہ ہم اپنا وطن۔ گھر بار۔ رشتہ داروں کو چھوڑ کر قادیان میں کیوں آئے؟ اس لئے نہیں۔ کہ ایک دوسرے سے عداوت رکھیں اس لئے نہیں کہ کسی پر تہمت باندہیں اس لئے نہیں کہ کسی کی غیبت کریں یا کسی دوسرے کو بے وقوف بتائیں اور خود عقلمند بنیں یہاں ہرگز نہیں۔ بلکہ ہمارے یہاں رہنے کی اصل غرض یہ ہے کہ ہم کسی طرح اپنے مولا کریم کو راضی کر سکیں۔ اپنے مولا کریم کو پائیں اس کا پاک کلام سیکھیں اور سمجھہ سیکھیں اس کے سچے اور پاک رسول ہادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کریں اس کے سچے مذہب پر اپنی جان قربان کریں اس کے سچے اور پاک مامور کی فرمانبرداری میں ایک دوسرے کو تکلیف نہ دیں بلکہ ایک دوسرے کی ہمدردی کریں قوم میں محبت بڑہائیں اپنی ذات سے کسی کو رنج اور تکلیف نہ دیں جہاں تک ہو سکے ایک دوسرے کو فائدہ پہونچاویں۔ محتاجوں کی حاجت پوری کریں۔ کنواری بیٹیاں ماں باپ کی خدمت کریں بزرگوں کا ادب کریں ان سے دعائیں لیں۔ چھوٹوں سے محبت کریں۔ پیار کریں۔ خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کی کوشش کریں اس کی خوشی اس کے رسول اور مامور کی اتباع سے حاصل ہو سکتی ہے۔ بیاہی ہوئی بیبیاں شوہروں کی اطاعت کریں۔ ساس سسرے کا ادب کریں ان کی خدمت کو اپنا فخر سمجھیں۔ نند بھاوجوں سے محبت بڑہائیں ہر دلعزیز بنیں۔ غرض کہ نیک کاموں کی طرف رغبت کریں اور یہ سب کچھہ ہوتا ہے۔ کلام الٰہی کی برکتوں سے اور اس پر عمل کرنے سے جب تک انسان کلام کو سمجھے اور عمل نہ کرے۔ نیک عملوں کی نہ سمجھہ آتی ہے اور نہ توفیق ملتی ہے۔ اور اس کلام الٰہی کے سمجھانے اور عمل کرانے کے لئے ہی خداوند کریم نے اپنے مامور کو اس موقعہ پر بھیجا کہ وہ دنیا کو گمراہی سے نکالکر روشنی میں لے آوے اور گمراہی سے نکل کر روشنی کی طرف آنے کے لئے ہی ہم قادیان میں آئے تھے۔ پس ہم کو حضرت اقدس کے قدم بقدم چلنا ضروری ہے۔ دیکھو آپ نے اسلام کی خاطر کس قدر تکلیفیں سہیں۔ آخر اپنا کام پورے طور پر ختم کر کے اپنے خدا سے جا ملے۔

پیاری بہنوں اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ جس نے ہم کو اس اپنے مامور کا زمانہ دکھایا۔ پھر اس کی شناخت دی۔ پھر اس کی زیارت سے بھی رحمت بخشی۔ پس میں خدا تعالیٰ سے دعا مانگتی ہوں۔ کہ وہ مجھے اور ہماری سب بہنوں اور بھائیوں کو اپنے نبی کریمؐ کی اتباع اور اپنے مامور کے قدم بقدم چلنے کی توفیق عطا فرماوے اور ہم پر اپنی ساری رحمت کے دروازے کھول دے۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار۔ آمین ثم آمین

(ل۔ب) (بنت مفتی فضل الرحمان از قادیان)

مباحثہ رام پوری

مولفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی آپ نے جو تقریر رام پور میں فرمائی مع ثناء اللہ کے جوابی نوٹوں کے شائع کی ہے۔ قیمت ۲ / دفتر بدر سے منگوالیں چند جلدیں ہیں۔

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر وید میں ہے؟

جس نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ وید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ اس نے بہت دھوکا کھایا ہے۔ وید میں تو خدا کا بھی اس کی شان کے لائق ذکر نہیں۔ چہ جائیکہ اس کے رسول کا بھی ذکر ہو۔ جن باتوں سے وید بھرا ہوا ہے وہ آتش پرستی اور شمس پرستی اور اندر پرستی وغیرہ ہے۔ اور مدار الہام تمام دنیا کا انہیں چیزوں کو دیا ہے سمجھا ہے۔ اور انہیں کی پرستش کے لئے وید نے ترغیب دی ہے اور کوئی دفعہ اس عاجز کو نہایت صراحت سے الہام ہوا ہے کہ وید گمراہی سے بھرا ہوا ہے اور وید کا ایک حصہ ترجمہ شدہ اس عاجز کے پاس موجود بھی ہے۔ اور پنڈت دیانند کے وید بھاش میں بھی سنا رہا ہوں۔ اور جو کچھ اردو میں وید بھاش لکھا گیا ہے۔ وہ بھی دیکھتا رہا ہوں۔ اس صورت میں وید کوئی ایسی عجیب چیز نہیں ہے جس کی حقیقت پوشیدہ ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اظہر من الشمس ہے۔ وہ وید کے پر ظلمت بیان کی محتاج نہیں۔ اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وید میں کسی قسم کی پیشگوئی نہیں۔ اور نہ کسی معجزہ کا ذکر ہے۔ جہاں تک دریافت ہوتا ہے۔ وید کی یہی حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ وہ کسی پرانے زمانہ کے شعر ہیں۔ جو مخلوق چیزوں کی تعریف میں بنائے ہوئے ہیں۔ (مسیح موعود)

غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں

میں دیکھتا ہوں۔ کہ احمدی جماعت کے زہد و تقا اور متابعت خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کو دیکھ کر ہمارے دوسرے مسلمان بھائی آخر لاء آزرگ اور علما وان کی مخلفین بول اٹھے ہیں۔ مگر ساتھ ہی کہتے ہیں آپ ہمارے ساتھ مل کر نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ اس کے جواب میں ہم بھی اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو گلے لگانے اور یہ کہنے کو تیار ہیں۔ لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین۔ مگر یہ سوال کہ ہم نمازوں میں ان کی اقتدا کریں۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود مغفور علیہ السلام کی مندرجہ ذیل تقریر پیش کی جاتی ہے۔ جو آپ نے بمقام لاہور ۱۵۔ مئی ۱۹۰۸ء جو اپنی زندگی کے آخری دنوں میں فرمائی۔

ایک شخص نے کہا کہ جو کافر نہیں کہتے ان کے ساتھ نماز پڑھنے میں کیا حرج ہے۔ فرمایا۔ لا یدخل المؤمن فی جحر واحد مرتین ہم خوب آزما چکے ہیں۔ کہ ایسے لوگ دراصل منافق ہوتے ہیں ان کا حال ہے۔ واذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلوا الیٰ شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون یعنے سامنے تو کہتے ہیں کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی مخالفت نہیں۔ مگر جب اپنے لوگوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ان سے استہزا کرتے ہیں۔ پس جب تک یہ لوگ ایک اشتہار نہیں دیتے کہ ہم سلسلہ احمدیہ کے لوگوں کو مومن سمجھتے ہیں۔ بلکہ ان کو کافر کہنے والوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ تو میں آج ہی اپنی تمام جماعت کو حکم دیتا ہوں۔ کہ وہ ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھ لیں۔ ہم سچائی کے پابند ہیں۔ آپ ہمیں شریعت اسلام سے باہر مجبور نہیں کر سکتے۔ جب ایسے یہ بالاتفاق مسئلہ مسلّم ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ تو ہم انہیں کس طرح مسلمان کہیں۔ اور ان مکفرین اہل حق کو کافر نہ جانیں۔ ہم کس طرح سمجھیں کہ وہ سچے مسلمان ہیں۔ جب ان کے دلوں میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کی عظمت نہیں ہے۔ حالانکہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ کہ وہ اپنے سید و مولیٰ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کا پاس کرے اور جو کچھ انہوں نے فرمایا اسی کے مطابق عقیدہ رکھے۔

اس پر اس شخص نے پھر مکرر وہی کہا۔ آپ نے پھر بالتفصیل سمجھایا۔ کہ دیکھو پہلے اپنے ملاں لوگوں سے پوچھ تو دیکھیں۔ کہ وہ ہمیں کیا سمجھتے ہیں۔ وہ تو کہتے ہیں یہ ایسا کافر ہے کہ یہود و نصاریٰ سے بھی اس کا کفر بڑھ کر ہے۔ پس جیسا کہ یوسف علیہ السلام کو جب مخلصی کا پیغام پہونچا۔ تو آپ نے فرمایا۔ پہلے ان سے یہ تو پوچھو۔ کہ میرا قصور کیا ہے۔ سو آپ صلح سے پہلے یہ تو پوچھئے۔ کہ ہم میں کفر کی کون سی بات ہے۔ ہم تو جو کچھ کرتے ہیں جو کہتے ہیں۔ سب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت جلال و عزت کا اظہار موجود ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات۔ ہم تو تینوں طبقوں کے لوگوں کو مسلمان کہتے ہیں۔ مگر ان کو کیا کہیں۔ کہ جو مومن کو کافر کہیں۔ جو ہمیں کافر نہیں کہتے ہم انہیں بھی اس وقت تک ان کے ساتھ سمجھیں گے۔ جب تک کہ وہ ان سے اپنے الگ ہونے کا اعلان بذریعہ اشتہار نہ کریں۔ اور ساتھ ہی نام بنام یہ نہ لکھیں۔ کہ ہم ان مکفرین کو بموجب حدیث صحیح کافر سمجھتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین کی صحبت میں پندرہ منٹ

(۲۵۔ اپریل ۱۹۱۰ء)

فرمایا۔ من تشبہ بقوم فھو منہم کے پانچ معنے ہیں (۱) یہ حکم جنگ کے موقعہ کا ہے۔ کہ جو دشمنوں کی وردی پہنے ہوئے ہے اسے دشمن باور کر کے کوئی مسلمان قتل کر دے تو وہ قاتل مجرم نہیں خواہ وہ شخص مقتول مسلمان ہو کیونکہ میدان جنگ میں وردی سے امتیاز ہوتا ہے (۲) ہر قوم میں کچھ امور تو وہ ہوتے ہیں جو مشترک فی الاقوام ہیں اور کچھ یہ اس قوم کی خصوصیات اب ان خصوصیات کو جو اختیار کریگا۔ وہ انہی میں سے ہوگا۔ مثلاً جو شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ زبان و دل سے کہے۔ نماز پڑھے ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے وہ مسلمان ہے۔ جس شخص میں یہ باتیں ہوں ہم اسے مسلمان کہینگے مسیحی مذہب کی خصوصیات سے ہے مسیح کو ابن اللہ ماننا۔ کفارہ جو یہ مانیگا وہ مسیحی کہلائیگا۔ (۳) جب انسان کسی قوم کی ادنیٰ باتوں میں شریک ہوتا ہے تو چونکہ انسان میں ترقی کا مادہ ہے اس لئے اس ادنیٰ سے بڑھتے بڑھتے پھر اسی قوم کی خصوصیات بھی اختیار کر لیتا ہے اور پھر انہی میں سے ہو جاتا ہے۔ مثلاً پہلے بال کٹائے پھر البرٹ فیشن کی سوجھی پھر جوتا اتارا۔ بوٹ پہنے۔ پاؤں ترہونے سے رہے قمیص کے کف اور کالر کے بگڑنے کے اندیشہ سے وضو بھی چھوڑ دیا پتلون پہنی اسکی وجہ سے نماز رہ گئی ہیٹ پہننا شروع کیا لوگوں نے طعن کیا جھنجھلا کر بپتسمہ لے لیا کہ اور نہیں تو سوسائٹی تو اچھی ہے غرض جو تشبہ شروع کرتا ہے متہم ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ اس سے غیرت دینی اٹھ جاتی ہے۔ یہ مشاہدہ کی بات ہے (۴) قوم کے ابتدائی نشو و نما میں یہ بڑی ضروری بات ہے کہ پرجوش نومسلموں کا کسی قسم کا گہرا تعلق دوسری قوم سے نہ رہے سو اس کے قوم بن ہی نہیں سکتی۔ پس اس علیحدگی کے لئے ضروری ہے کہ کسی بات میں ان کا تشبہ اختیار نہ کرے تا یہ صاف ظاہر ہو کہ اب ہم ان میں سے نہیں بلکہ ان سے بالکل الگ ہو چکے ہیں۔ (۵) پھر ایک زمانہ قوم پر آتا ہے جب شیرازہ ٹوٹ جاتا ہے اور قوم میں تنزل آتا ہے اس حالت میں بھی قومیت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ دوسروں سے تشبہ نہ ہو بلکہ آپس میں ایک دوسرے کو سہارا دیں جو غیروں کو سہارا دیگا تو وہ قومی ٹریٹر سمجھا جاویگا۔

فرمایا۔ ایک دوست کو مخاطب کر کے کہ تیرہ چودہ برس سے تم یہاں رہتے ہو کبھی کسی وقت تم نے مجھے غمگین اور پریشان گھبراہٹ میں دیکھا ہے اس نے عرض کیا۔ ہرگز نہیں۔ فرمایا مومن لاخوف ولا یحزن ہوتا ہے ہم ایک دفعہ گوالیار کی طرف گئے وہاں ایک گروہ کے پاس بیٹھے وہ کچھ دعا کرنے لگے کسی نے انہیں سے پڑھا۔ "نہ کرعوض میرے عصیان و جرم بےحد کا۔ کہ تیری ذات غفور رحیم کہتے ہیں ۰ کہیں نہ کہہ دے عدو دیکھ کر مجھے غمگین یہ اس کا بندہ ہے جسکو کریم کہتے ہیں ۰ اس آخری شعر نے ہمیں بہت ہی فائدہ پہونچایا۔

فرمایا ان مولویوں میں سے جو بہشت کے ٹھیکیدار بنے پھرتے ہیں ایک مولوی سے میں نے پوچھا۔ غیر مسلم تو خیر دوزخی ہوئے مگر اسلام میں بھی سوائے غیر مقلدوں کے آپکے نزدیک سب جہنمی ہوئے لیکن یہ تو بتائیے کہ غیر مقلدوں میں بھی کس کا گروہ بہشتی ہے نام بنام پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں حاضر ہو جاؤنگا۔ میں نے کہا کہ آپ بہشت میں وہاں اکیلے آپ ہوں گے آپ خیال کر سکتے ہیں آپ کو کیا لطف آئیگا۔

فرمایا۔ بھائی کی گم شدگی میں اس کی بہن سے دعا کرانی چاہیئے اور ایک خاص عمل سے میرا تجربہ ہے کہ چالیس دن میں انشاء اللہ خبر ملجاتی ہے۔

ایک دوست نے ایک نوجوان کو پیش کیا کہ یہ خوش الحان حافظ ہیں۔ داڑھی ترشی ہوئی تھی آپ نے بطور موعظہ حسنہ وقول موجہ ایک نہایت تبلیغ فقرہ پیش کر فرمایا۔ کہ ہمیں سائن بورڈ سے معلوم نہیں ہو سکا۔ دکان میں کیا مال پڑا ہے (یہی ایک طرز ہے تبلیغ حق کا۔) ایک لڑکے کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بٹالہ کا راہ اس سے پوچھنے کا فائدہ نہیں جو تمہاری طرح اس سے ناواقف ہو بلکہ اس سے پوچھنا چاہیئے جو وہاں جا چکا ہو۔ تم نیچے ہو اپنے سے بزرگ و بڑے کی رائے ہر امر اہم میں لے لیا کرو۔ ایسے بزرگ کی جس کو تم نے دیکھا ہو کہ وہ ہر وقت خوش رہتا ہے۔

رفع القرآن

حدیث شریف میں آثار قیامت کے ایک یہ بھی ہے کہ قرآن اٹھ جاوے گا۔ اس سے مراد قرآن پر عمل چھوڑ دینا ہے۔ مگر دیسا ہی قوی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا۔ سے بھی واضح ہو سکتا ہے۔ کہ امت محمدیہ پر ایک زمانہ ایسا آنیوالا تھا۔ جب ان کی توجہ قرآن سے بالکل ہٹ جاوے گی۔ اب تو حضرۃ مسیح موعود کے طفیل۔ قرآن مجید کی طرف بالخصوص جماعت احمدیہ میں بہت کچھ توجہ ہو چلی ہے۔ مگر پھر بھی بعض تاریک حصے ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو اس آفتاب صداقت سے مستفیض نہیں ہوئے کوئی صاحب ہیں (مولوی فاضل) معلم صاحبزادگان۔ آپ لکھتے ہیں "باوجودیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔ خذ نصیبک من الدنیا۔ ذوق سلیم اور پھر قرآن کے کلام کا امتیاز۔ افسوس ہے۔ کہ راقم مضمون کو یہ بتا سکا۔ کہ یہ قرآنی آیت ہے۔ یا نہیں۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مرزا صاحب کے زمانہ میں جہادی سپرٹ مانع ہو

المحدیث کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے "جس وقت اسلام میں اس قدر ضعف آجاوے گا کہ اس کے نام لیوا سوائے مکہ و مدینہ کے باقی نہ رہیں گے۔ تمام جگہ کافر چھین جائینگے۔ اہل اسلام اپنے فرائض مذہبی ادا کرنے سے روکے جائیں گے اوس وقت امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ اور جہاد کرینگے اور تمام جہان کے کافروں کو مٹا دیں گے۔ (یعنی لا اکراہ فی الدین اور القینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ کے خلاف) پھر لکھتا ہے۔ "یہ حضرت قادیان میں پیدا ہوئے۔ غلام مرتضیٰ کے لڑکے۔ جہاد کے منکر۔ قوم مغل"

غالباً بلا کسی حاشیہ کے مسعود بعنوان مضمون اس اقتباس سے ثابت ہو سکتا ہے۔

اسی مضمون نگار کی افترا پردازی

ملاحظہ ہو۔ آپ لکھتے ہیں* "وہ مدعی تھا میں خدا کا بیٹا ہوں۔ خدا کی مانند ہوں فرشتہ ہوں اور کہتا تھا کہ مجھے وحی آتی ہے۔ الزام نمبر اول کی تردید میں مانع المیلاد کی مفصلہ ذیل عبارت جو بمنزلہ املا دی کی تشریح میں ہے۔ کافی ہو گی ہم لکھتے ہیں یاد رہے کہ خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے۔ نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا ہے اور کسی کو حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ یہ کہے۔ کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں۔ لیکن یہ فقرہ اسی جگہ قبیل مجاز و استعارہ میں سے ہے۔

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا ہاتھ قرار دیا۔ اور فرمایا۔ ید اللہ فوق ایدیھم۔ ایسا ہی بجائے قل یا عباد اللہ کے قل یا عبادی بھی کہا اور یہ بھی فرمایا فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم۔ پس اس خدا کے کلام کو ہشیاری و احتیاط سے پڑھو اور از قبیل متشابہات سمجھ کر ایمان لاؤ۔ اور اسکی کیفیت میں دخل نہ دو۔ اور حقیقت حوالہ بخدا کرو اور یقین رکھو کہ خدا اتخاذ ولد سے پاک ہے اور میری نسبت بینات میں سے یہ الہام ہے۔ جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ قل انما انا بشر مثلکم۔ یوحی الی انما الٰھکم الٰہ واحد والخیر کلہ فی القرآن۔

نمبر دوم و سوم کا ثبوت درکار ہے ورنہ بہتان کا وعید لازم حال ہے۔ تورات میں جو پیشگوئی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہے۔ خدا اور سینا سے آیا۔ شعیر سے نکلا۔ فاران کی پہاڑیوں پر طلوع کیا۔ اس کی عبارت کے الہامی محاورات کو دیکھ کر اعتراض کیجئے۔

وحی آنا ہی امت محمدیہ میں جرم ہے۔ کیا اسفلی علی الاسلام شہد کی مکھیوں کو وحی ہو (اوحیٰ ربک الی النحل) عیسیٰ کو حواری وحی ربانی سے (اذ اوحیت الی الحواریین) سے ممتاز ہوں۔ امت موسوی کی عورتوں پر فرشتے نازل ہوں۔ (او حینا الی ام موسیٰ اذ قالت الملائکۃ ان اللہ یبشرک)

مگر صراط الذین انعمت علیھم کی ہر روز چالیس بار دعا مانگ کر بھی اگر محروم رہے تو امت محمدیہ۔

پھر اسی کھوپڑی کا ایک اور شاعر اہل حدیث میں افترا کرتا ہے کہ "نور الدین ابو بکر سے بڑھ کر ہیں" حالانکہ ان کا یہ دعوے ہرگز نہیں اور کیوں کر ہو سکے۔ جبکہ ان کے سید و مولیٰ اپنی کتب میں لکھتے ہیں۔

"ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ جو راستباز اور کامل لوگ شرف صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہو کر تکمیل منازل سلوک کر چکے ہیں ان کے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل ہوں بطور ظل کے واقع ہیں۔ اور ان میں بعض ایسے جزئی فضائل ہیں جو اب ہمیں کسی طرح سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۹)

پھر یہی شاعر لکھتا ہے۔ کہ قادیان کو مدینے سے بہتر کہتے ہیں۔ اور قادیانی اخبار کے لوح پر یہ شعر ہے۔

"سارے جہاں سے بہتر ہے قادیاں ہمارا"

حالانکہ بدر پر یہ مصرعہ نہیں بلکہ یوں ہے "سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا۔ اور دارالامان میں مکہ و مدینہ شامل ہیں پھر یہ ایک سلسلہ کے ادنیٰ کا قول کا نہیں۔ اس لئے کسی احمدی پر حجت نہیں ہو سکتا۔

پھر تہمت ہو کہ حضرت محمد عربی پر پیغمبری کو ختم نہیں سمجھتے حالانکہ اس سلسلہ کا امام فرماتا ہے۔

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال ٭ لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

اور میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔" (تقریر واجب الاعلان)

اور لکھتا ہو کہ مرزا کے پیرووں پر حج کعبہ فرض نہیں۔ حالانکہ ہر سال کئی احمدی حج کر کے آتے ہیں اور اس سال ہی بعض احباب حج کر آئے ہیں اور آیندہ سال کے لئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر امیر الصدہا اعلان کر چکے ہیں کہ جس نے جانا ہو۔ وہ ہمارے ساتھ چلیں۔

اور تعجب کرتا ہے کہ "زندہ ہی ہیں جو منکر مرزا وہ مر گئے" حالانکہ وہ قرآن میں پڑھتا ہے۔ انک لا تسمع من فی القبور اور انک لا تسمع الموتیٰ۔ اور یہ بالاتفاق زندہ منکرین ہی کو کہا گیا ہے۔

میرا مقصد یہ نہیں تھا کہ ہر افترا کا جواب دوں۔ اس لئے مشتے نمونہ از خروارے پیش کرتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ اے مخالفین سلسلہ حقہ کیا تمہارے پاس کوئی دلیل پختہ نہیں رہی کہ محض رکیک باتوں اور بے ہودہ افتراؤں پر اتر آئے ہو۔

ایک غالی وہابی

ایک صاحب اہل حدیث میں لکھتے ہیں "اس قسم کے نام جن میں صریح شرک پایا جاتا ہے۔ عبد الرسول۔ عبد النبی ممنوع ہیں" ایک کے جواب میں مفصلہ ذیل تحریر دلپذیر سید الائمہ کی کافی ہے۔ "قل یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً" اس مقام پر ان کو باطن نام کے موحدوں پر افسوس آتا ہے۔ کہ جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہاں تک بغض رکھتے ہیں۔ کہ ان کے نزدیک یہ نام کہ غلام نبی۔ غلام رسول۔ غلام مصطفےٰ۔ غلام احمد۔ غلام محمد شرک میں داخل ہیں۔ اور اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ مدار نجات یہی نام ہیں۔ چونکہ عبد کے مفہوم میں یہ داخل ہے۔ کہ ہر ایک آزادگی اور خود روی سے باہر آجاوے اور پورا متبع اپنے مولیٰ کا ہو۔ اس لئے حق کے طالبوں کو یہ رغبت دیگئی۔ کہ اگر نجات چاہتے ہیں۔ تو یہ مفہوم اپنے اندر پیدا کریں۔

خدا کی آواز کونسی تھی

کچھ مدت ہوئی۔ قادیان میں سے دو آوازیں اٹھیں۔ ایک نے کہا۔ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ اگرچہ اس وقت میری ایسی حالت ہے کہ مجھ کو کوئی نہیں جانتا اور میں کنج گمنامی میں پڑا ہوں۔ مگر ایک وقت آتا ہے کہ دنیا کے دور دراز علاقوں سے لوگ اس گاؤں میں آئیں گے۔ عجیب عجیب تحفے لائیں گے۔ (تحمل ان تعرف بین الناس یاتون من کل فج عمیق یاتیک من کل فج عمیق) مجھے اسلام کی ایک بڑی جماعت دیجاوے گی۔ I shall give you a large party of Islam—

میری جماعت میں ایسے لوگ ہوں گے۔ کہ تری اعینہم تفیض من الدمع دوسرے نے جو کچھ کہا۔ وہ میں اس مطبوعہ کاغذ سے جو لفافہ سے میں پڑا ہوا مل گیا نقل کرتا ہوں۔ وھو ہذا۔

نہیں اسوقت کوئی تم سے بڑھکر / جو مانے معرفت حقا کو پڑھ کر

سوا تیرے کسی کا یہ نہیں کام / جو پھر تازہ کرے یہ پاک احکام

بتاؤ سب کو احکام و ساتیر / نہ ہو عامل جو انپر ہوگا بے پیر

ضلالت میں قیامت تک رہیگا / جہالت میں ہی آخر مرے گا

خدا کا غضب اس پر سخت ہوگا / وہ شیطان بد اصل بدبخت ہوگا

مکان ہے خاص تیرا قادیان میں / لگاوے جھنڈا میرا قادیان میں

میرے جھنڈے پہ جو نذران چڑہاوے / مراد ان ولدیان وعیمہ سے پاوے

ہزاروں فائدے ہوا کریں گے / جو جھنڈے پر میرے آیا کرینگے

ہوا الہام پیر ہادی زمان سے / جو غافل تو نہ ہو میرے نشان سے

زمین تخت جو اس خاندان ہے / میرے جھنڈے کا بھی وہی مکان ہے

کھڑا کرے المنزدیک تالاب / مدد میں تیرے ہوگا خرچ دولاب

ظفر نصرت دمادم یار ہوگی / حمائت پیشوا غمخوار ہوگی

اب ان آوازوں پر ایک عرصہ گزر چکا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص کے پاس واقعی دور دور علاقوں سے لوگ آئے اور دین کے لئے آئے اور ایسے آئے کہ یہیں کے ہو رہے اور پھر قوت قدسی نے وہ اثر دکہلایا۔ کہ ان لوگوں نے اپنے اندر ایک تبدیلی پائی۔ تحفے تحائف کی تو کچھ حد نہ رہی۔ واقعی ایک عظیم الشان اسلامی جماعت اس کے ساتھ ہوگئی۔ اور ابھی یہ سلسلہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ جیسا کہ اس کے کاروبار سے ظاہر ہے۔ مگر دوسرے جھنڈے کی جگہ اے معزز ناظرین آپ جانتے ہیں کیا ہے؟ مزبلہ۔ کوڑا کرکٹ کا ڈھیر۔ کیا کوئی اس کا نام لیوا ہے۔ ہرگز نہیں یہ کیوں؟ پہلی آواز خدائی آواز تھی۔ اور دوسری ہوائی شیطانی خدا کے مقابل میں فتحیاب ہو سکتا ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

بے مجردیہ

مجردانہ زندگی ایک خطرناک زندگی ہے۔ اور ہمارے اسلام میں اسے قابل تعریف نہیں کہا گیا۔ بلکہ مجرد آدمی اپنے اخلاق کی عدم تکمیل کے لئے ایک ناقص انسان ہے ایسا شخص نہ تو ہمدردی کے صحیح معنے جانتا ہے اور نہ اس میں برداشت کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ وفاداری کا سبق پڑھ سکتا ہے۔ نہ اس میں وقار پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ ہی طبیعت میں اطمینان آتا ہے۔ بلکہ اس کی طبیعت میں ایک قسم کی وحشت رہتی ہے۔ کیونکہ جب سکینت و مودۃ تو ابل ہے۔ جو بالغ انسان بیوی سے علیحدہ ہے۔ وہ اس سے دور ہے۔ اور شریعت کی زبان میں اسے تنگا کہا جاتا ہے پس تجرد کا زمانہ کوئی مرنے کا زمانہ نہیں ہے۔ کہ انسان متاہلانہ زندگی میں اسے یاد کرکے آہ و بکا کرے۔ بلکہ وہ ایک ناقص حالت تھی جس سے نکل کر انسان کمال میں آیا۔ میں ایسے شخص کو دانشمند و عاقبت اندیش نہیں کہوں گا۔ جو کمال پر نقص ترقی پر تنزل نور پر ظلمت کو ترجیح دے۔

مقتضائے طبیعتش اینست

شیخ سعدی نے سچ کہا ہے۔

نیش عقرب نہ از پئے کین است
مقتضائے طبیعتش این است۔ . . . . .

مکرم شیخ یعقوب علی صاحب نے پلیگ ہربی بکس منگوا کر کسی مریض پر استعمال کیا اور سادگی سے اسے سرٹیفکیٹ لکھدیا۔ کہ دوائی مفید ہے۔ کویراج کاشی رام وید صاحب اس معمولی بات کو اب مذہبی پیرایہ میں لیکر قیمطراز ہیں۔ کہ جہاں تک اس امر کا چرچا تہا۔ کہ آریوں کے حق میں بلکہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو طاعون سے کتوں کی موت مرنے کا الہام ہوتا تہا۔ اب وہاں یہ امر واقعہ ہے کہ مرزا صاحب کے خاص بیت العلوم قادیان میں ایک آریہ سماجی کی دوائی مرض طاعون کے لئے بہترین علاج اور سب سے بڑھکر سودمند ثابت ہوئی ہے۔

اب کوئی اس بھلے مانس سے پوچھے کہ کیا یہ دوائی وید کی شرتی سے ترکیب دیگئی ہے کہ اس کی پسند کو آریہ سماج کی صداقت کا سوال ٹہراتے ہو اور کیا دوسرے نیک و راستباز لوگوں کو یہ سبق دیتے ہو کہ وہ اپنے مخالف کی ہر چیز کو خواہ مخواہ برا ہی کہا کریں مشہر صاحب کو ایسے دل آزار کلمات سے باز رہنا چاہیئے۔ طبی حیثیت سے اگر کسی یسوعی ڈاکٹر کی دوائی مفید ہے۔ تو اس کا مذہب سچا نہیں ہو سکتا۔ باقی رہا۔ حضرت مسیح موعود کے الہامات کا معاملہ سو وہ اب تک اپنی صداقت کا جلوہ دکہا رہا ہے۔ دنیا میں سے طاعون کا اٹھنا۔ سچی توبہ۔ تضرع۔ خشوع خضوع الی اللہ اور خدا کے مرسل سے صلح پر موقوف ہے اس عذاب کو نہ ہربی بکس اٹھا سکتا ہے۔ نہ ہربی بخش۔

ہاں اگر موحد کو اس دوا پر ایسا ہی یقین ہے تو وہ اپنی نوامت اور اپنے نگھر والوں کو یہ نسبت شائع کردے۔ کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا جیسا کہ خدا کے برگزیدہ نبی نے جہاں طاعون کے پھیلنے کی خبر دی۔ وہاں انی احافظ کل من فی الدار سے اعلان کر دیا۔ کہ میں اور میرے دار میں رہنے والے اس مرض سے محفوظ رہیں گے۔

ارشادات نبوی

(سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۰ - ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء)

برتنوں کو ڈھانک کر رکھنے کے بیان میں

حدیث۔ عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال خمروا الانیۃ و لو بعود تعرضہ علیہ۔ واذکر اسم اللہ۔

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے برتن ڈھانکو۔ اور اگر کوئی شے ڈھانکنے کو نہ ملے۔ تو ایک پتلی سی لکڑی سے ہی اللہ کا نام لیکر ڈھانک دو۔

حکمت۔ خدا کی مخلوق بے انتہا ہے ہزاروں ہزار بلکہ لاکھوں لاکھ حشرات الارض میں جن کے لئے پانی کی ضرورت ہے اور سب قسموں کے جانور پانی کے طلبگار رہتے ہیں۔ اسلئے کہ ان گندروں میں جہاں کہیں سے پینےکی کوشش کرتے ہیں تو اگر گھروں میں گھڑے یا پانی کے اور برتن ڈھکے ہوئے نہ ہوں۔ تو احتمال ہے کہ وہ جانور پانی پی جاویں تو اور پانی گندہ ہو جاوے اور پینے کے قابل نہ رہے۔ غرض بہت سارے نقصانات کا احتمال ہے۔

چنانچہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ اگر سانپ یا کوئی اور زہریلہ جانور پانی پی جاوے۔ تو کتنا نقصان ہو سکتا ہے۔ اور یہ کوئی قیاسی بات نہیں۔ بلکہ عام تجربہ میں آیا ہے۔ کہ برتن نہ ڈھانکے جاویں۔ تو بعض دفعہ سخت نقصان اٹھانا پڑتا ہے چنانچہ ایک بزرگ نے اپنا چشمدید واقعہ بیان فرمایا۔ کہ ایک دفعہ طالبعلمی کے زمانہ میں جس جگہ وہ پڑہا کرتے تھے یکدفعہ ہی وہاں کے طالب علم بیمار ہونے لگے اور لڑکوں کی ایک بڑی تعداد سخت بیماری میں مبتلا ہوگئی۔ سب حیران رہ گئے۔ کہ یہ کیا بات ہے۔ جب بہت سے طالب علم بیمار ہو گئے۔ تو لگے تجسس کرنے۔ آخرکار سوچنے کے بعد خیال آیا کہ جس سقاوہ سے یہ لڑکے پانی پیتے ہیں اسے دیکھنا چاہیئے۔ چنانچہ اس بزرگ نے خود جاکر سقاوہ کو دیکھا۔ تو اندر ایک سانپ مرا ہوا پڑا تہا۔ جو تمام پہولا ہوا تہا کیونکہ کہیں پانی کو لگی۔ تو ڈھکنے کے نہ ہونے کی وجہ سے اندر چلا گیا اور ڈوب کر اندر ہی مرگیا۔ غرض جب اسے باہر نکال کر خوب اچھی طرح سے سقاوہ کو صاف کیا۔ تو پھر ایک بھی طالب علم بیمار نہ ہوا اور اگلے بھی اچھے ہوگئے اب دیکھئے کہ کیسی نقصان دہ بات تھی۔ مگر معلوم نہیں کہ یہ سلسلہ ملکوں میں کیسی سستی ہے۔ کہ اکثر گھروں میں پانی کے برتن کھلے ہی پڑے رہتے ہیں۔ اور بہت سی بیماریاں سے نقصان اٹھاتے ہیں۔ مگر بے علمی کی وجہ سے ان بیماریوں کو کسی اور وجہ پر محمول کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ صرف پانی کی خرابی کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

اب حدیث کی یہ شق باقی رہ گئی۔ کہ اگر کوئی شے نہ ملے۔ تو

تو ایک پتلی لکڑی ہی رکھدے - سو اس کے متعلق عرض ہے کہ خداتعالی علیم بذات الصدور ہے وہ نیتوں کو دیکھتا ہے - جب اس نے یہ حکم دیا کہ برتنوں کو ڈھانکو - تو وقت یہ بھی - کہ بعض دفعہ سفر میں لوٹا سلفچہ ہوتا ہے ریل میں سوار ہیں اس وقت کوئی شَے پاس نہیں - تو اس حدیث پر انسان ایسے موقعہ پر کس طرح عمل کرے سو اس کے متعلق خداتعالیٰ نے فرمادیا کہ جب تم میری بات پر عمل کرنے کے لئے طیار ہو - مگر بعض موقعہ پر کوئی شے ڈھانکنے کے لئے نہیں پاتے - تو ایسا کرو کہ ایک تنکا سے ہی ڈھانک دو - مگر میرا نام لے کر ڈھانکو - تو بھی کوئی ضرر تم کو نہ ہوگا - کیونکہ میں پھر خود اس کی حفاظت کروں گا - پہلی صورت میں تو اسباب سے کام لینے کے متعلق ارشاد ہے - مگر دوسری صورت میں چونکہ اسباب مہیا نہیں اس لئے خود خالق الاسباب کام کردیگا - کیونکہ تم اس کے امر کے امتثال کے لئے دل سے کوشاں ہو پر مجبور ہو - پس اس لئے وہ تمہاری نیتوں کو دیکھ کر تمہاری حفاظت کرے گا - خواہ اس پتلی لکڑی سے برتن ننگا ہی رہے - کیونکہ وہ اسباب کے ساتھ اور بغیر اسباب کے دونوں طرح سے حفاظت کرنے پر قادر ہے - واللہ اعلم بالصواب -

الراقم سید از قادیان

کیف نکلم من کان فی المھد صبیا -

اس آیت پر روشنی پڑتی ہے - اس واقعہ سے جسے اخبار شیر دکن حیدرآباد نے علی گڑھ انسٹیٹوٹ گزٹ سے نقل کیا ہے اور جس کا عنوان اس نے "ایک کمسن عالم" سے باندھا ہے اخبار میں کا بیان مضمون ہے - کہ صوبہ جات متحدہ امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی تعلیم جیمس سیڈیس نامی نے لغت - طب - ہیئت - فلسفہ اور ہندسہ کی تکمیل کی ہے جس عمر میں کہ جب وہ صرف دس اور ایک گیارہ سال کا ہے اس نوعمر عالم کی مختصر سوانحعمری دلچسپی سے خالی نہ ہوگی - وہ سال کی عمر میں ہجے کرکے صحیح عبارت پڑھنے لگا تھا - تین سال میں مضمون نگاری کرتا تھا چوتھے سال میں اس نے ایک قصہ لکھا - پانچویں میں اس نے ایک ایسا آلہ کیا - جس سے ہفتہ کی تاریخ صرف ہفتہ کے دن سے معلوم ہو جاسکے - چھٹے برس ماہر علم تشریح ہوگیا - ساتویں برس علم ریاضی کی تکمیل کی - آٹھویں سال فرانسیسی - روسی - جرمنی یونانی لاطینی اور انگریزی زبانوں میں اچھی طرح باتیں کرنے لگا نویں سال علم الافلاک میں ماہر ہوگیا - گیارہویں سال یعنی ۱۹۰۹ء میں عام ہندسہ کے اندر بعض نئی باتیں ایجاد کیں -

مخالفین جامہ سے باہر ہو رہے تھے جبکہ جماعت کے بزرگوں نے اس کی تشریح کی ضمن میں یہ فرمایا کہ جس وقت حضرت عیسے نے باتیں کیں اس وقت اس کی عمر ایسی نہ تھی جیسے کسی سال دو سال کے نوزائیدہ کی - بلکہ ایسی عمر تھی کہ جب اس وقت ان سے اہم معاملات پر بحث نہیں کی جاسکتی - غور کریں اور دیکھیں کہ ایک یہودی بچہ آج تیسرے سال میں مضمون نگاری کرتا ہے - اور گیارہویں سال میں اتنے سارے علوں کا عالم کیا کامل ہے -

علاوہ بریں جائے غور ہے کہ قرآن شریف میں صبیا کا لفظ آیا ہے اس کے معنے شیرخوار اور رینگنے والے بچے کے نہیں ہوسکتے اس لئے کہ بعینہ یہی لفظ حضرت یحیےٰ کی شان میں ہے کہ واتینہ الحکم صبیا - کیا حضرت یحییٰ ماں سے پیدا ہوتے ہی پیغمبری کا کام انجام دینے لگ گئے اس سے گزر کر قرآن کی اصطلاح میں نوزائیدہ لڑکے کو طفل کہا گیا ہے نہ صبی - دیکھو سورہ حج ونقرفی الارحام مانشاء ثم نخرجکم طفلا - طب اور لغت میں بھی سن کی تشریح کرتے ہوئے پہلے سن طفولیت بیان کیا گیا ہے - پھر سن صبا پھر مراھقہ پھر شباب - غرض یہ ہے کہ صبی آٹھ نو سال کے لڑکے کو کہہ سکتے ہیں - اور یہ ایسی عمر ہے - کہ جو جھولے کی عمر کہلا سکتی ہے -

الراقم سید عبد الحلیم ازمضافات حیدرآباد

ایک مُلّاں سے میری دو باتیں

کل ملا اک ملا زادہ راہ میں
دیکھتا کیا ہوں عصا ہی ہاتھ میں
ہے عصا کے ساتھ ہی تسبیح بھی
بڑھ کے میں نے جب سلام اسکو کیا
بڑھ چلا آگے چڑھا کر تیوری
آپ بولے آگے پیچھے دیکھ کر
ورنہ کہدینگے وہ سب کو برملا
بولنے سے اس لئے معذور ہوں
"چودہری رازق نہیں" میں نے کہا
واں کہا میں نے برادر نیک خو

میں نے چاہا اس سے کچھ باتیں کریں
اور استغنا کا ڈھیلہ ساتھ میں
بڑبڑاتے جاتے ہیں کچھ آپ ہی
کچھ جواب اس کا نہیں مجھکو دیا
عرض کی مجھ سے خطا کیا ہوگئی
چودہری جی کو نہ ہو جائے خبر
"لونیاں" بھی مرزائی ہو گیا
جانتے ہیں آپ میں مجبور ہوں
اور باہر وہ اس کو رے گیا
تم مری باتیں جو کہتا ہوں سنو!

خود خدا کہتا ہے عیسے مر گیا
اس جہاں سے صاف رحلت کر گیا
اور آنحضرت نے پھر معراج میں
اسکو دیکھا مردگان کے لاج میں

پھر صحابہ نے کیا اجماع ہے
پھر یہ کیا اللہ نے فرمایا نہیں
ایسی قرآن میں کئی آیات ہیں
مردے زندہ ہو کے پھر آجائینگے یاں
وعدہ فرمایا مثیل موسیٰ ہی
تھا مسیح اس کا خلیفہ آخری
یہ بتاتا ہے ہمیں حرف کما
حلیہ دونوں کا بتایا مختلف
ابن مریم کے بھیجنے کے لئے
پھر بتایا اپنے مہدی کا نشان
تیرھویں کو اور اٹھائیس کو
اور پھر طاعون آئے اس قدر
اونٹنی بیکار بندوں میں ہو میل
پھیل جائے ساری دنیا میں وشے
اس گھڑی آئے گا عیسے بالضرور
ہند میں شرق دمشق اک شہر ہو
چادریں دو زرد ہونگی بیگماں
اسرائیلی قد - نبی کی نیک خو
چودھویں کے سر پر آئے لاکلام
الغرض جیسا کتب میں تھا لکھا
میرزا نے دیدیا یہ اشتہار
گو مخالف ہوں گے میرے صد ہزار
اب مجھے کوئی نہیں ہے جانتا
دور سے چلکر یہاں لوگ آئینگے
بات جو اس نے کہی پوری ہوئی
زلزلہ طاعون موسم کا سنجار
جو مخالف سامنے آیا "ہلاک"
ہے کہاں آتھم کہاں ڈوئی کا نام
کشتۂ تیغ دعا میں یہ سبھی
مجھ کو بتلاؤ کہ کوئی مفتری
اور پھر اتنے برس زندہ رہے
اور پھر تسلیم میں اس نے کہا
اقتدار قول او در جان ماست
ماننے میں کیا تامل ہے اسے
سن کے بولا قاضی صاحب سچ کہوں

"قد خلت" خالی ہوئی ہر ایک شے
آدمی کی مستقر ہے یہ زمیں
غیر احیاء کہ سب "اموات" ہیں
جب سنایا انہم لا یرجعون
ہے خلافت میں نبی ہاشمی
چاہیئے ایک عیسے احمدی
ہے مشبہ اور مشبہ بہ جدا
تا نہ دھوکہ میں ہو کوئی منحرف
سورہ تحریم کو پڑھ لیجئے
جو ہوا وقت مقرر پر عیاں
گہن شمس و بدر کو روزوں میں آہ
بول اٹھیں سارے بشر این المفر
منتشر اخبار ہوں چل جائے ریل
ذکر جن کا کہف کی سورۃ میں ہے
اس کی آمد کا ہو شہرہ دور دور
قادیاں - کدہ قریب نہر ہو
یعنی لاحق حال وہ بیمار یاں
اور اجلی الجبہ اقنی الانف ہو
ابن فارس سے غلام احمد ہو نام
وقت جب آیا تو ایسا ہی ہوا
مہبط وحی خدا ہے خاکسار
پر مجھے مانیں گے آخر تاجدار
ایک وقت ایسا مگر آجائے گا
بیسیوں تحفے تحائف لائیں گے
پر تعجب ہے تمہیں دوری ہوئی
سینکڑوں ایسے نشاں ہیں آشکار
یا گرفتار عذاب دردناک
اور پھر وہ آریوں کا لیکھرام
ہوتی ہے تائید جھوٹوں کی کبھی؟
ہو خدا کی وحی کا یوں مدعی
کامیابی پا کے دنیا سے مرے
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
تم سمجھتے ہو بھلا کس بات کے
میں تو بیعت کے لئے تیار ہوں

پر مرے گھر میں پھر آئینگی کہاں
اک ملا کی یہ اتنی روٹیاں

(اکمل)

کتابوں کے متعلق ہماری مشکلات

قادیاں میں ایک ایک ڈیپو نہیں کہ تمام کتابوں کے آرڈر کی تعمیل ایک ہی دفتر سے ہو سکے بلکہ بدر بک ایجنسی ہے۔ میگزین کا بک ڈیپو ہے۔ الحکم کا کارخانہ ہے۔ اور نور کی دکان ہے۔ سہارنپوری دوستوں کے پاس چند کتابیں ہیں۔ حضرت اقدس کا کتب خانہ ہے۔

اب باہر سے ایک دوست بدر کو چند کتابوں کا آرڈر بھجواتے ہیں۔ مگر اس میں ایک دو تو بدر ایجنسی کی ہیں۔ باقی متفرق دفتروں سے ملسکتی ہیں۔

اب بدر میں تو کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے کتابیں خریدی جا سکیں اور قرض لینے میں بہت سے مشکلات ہیں کیونکہ یہ معاملہ کی بات ہے بعض اوقات وی پی واپس آجاتا ہے۔ اسوقت یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اب اس محصول کا جرمانہ کون برداشت کرے۔ دوم - محرر تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ اور چونکہ ایسی باتیں سب ذاتی اعتبار پر منحصر ہیں اس لئے نئے محرر کو حساب سمجھنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ بالخصوص دفتر میگزین کو بہت تکلف ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کا روپیہ دفتر محاسب میں آتا ہے اور روانگی کتب دوسرے دفتر سے روپیہ وصول کرنے وقت محاسب کو موجودہ وی پی سسٹم سے یہ تفصیلی علم نہیں ہو سکتا کہ یہ روپیہ کس کس کتاب کی قیمت ہے اور روپیہ داخل خزانہ ہو جائے تو پھر برآمد کرانا مشکل۔ اور اس گتھی کو سلجھانے کیلئے ایک علیحدہ محرر کی ضرورت پڑتی ہے بک ڈیپو پر ایک خواہ مخواہ کا بوجھ ہے اس لئے انہوں نے یہ طریقہ ہی اٹھا دیا۔ باقی دفتروں کا بھی یہی حال ہے پس اب ناظرین بدر سے ہماری التماس ہے کہ وہ ان باتوں پر نظر کر کے ہمارے دفتر میں صرف ان کتابوں کی درخواست بھیجیں جو بدر بک ایجنسی میں فروخت ہوتی ہیں اگر وہ محصول سے بچنا چاہیں اور مختلف دکان کی کتب کو ایک پیکٹ میں لینا چاہیں تو ان کی قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر بھجواتے رہیں۔ والسلام۔

قیمت ہی نہیں دیتے

بعض خریداران بدر سے ہمیں شکایت ہے۔ کہ وہ کئی سالوں سے اخبار تو لیتے جاتے ہیں۔ مگر قیمت ادا نہیں کرتے۔ انہی صاحبان میں سے بعض تو وہ ہیں۔ کہ جن کی خدمتیں بار بار عرض کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ اخبار بند کر دیں مگر یہ نہیں بتلاتے کہ پچھلا بقایا کب دینگے۔ اور بعض بالکل خاموش گویا کہ زندہ بھی نہیں۔ چونکہ ہم بار خاطر نہیں بننا چاہتے اس لئے جوابی کارڈ بھجوائے کہ اپنے عندیہ سے مطلع کریں۔ مگر جوابی کارڈ پر چند کلمات لکھنے کی زحمت گوارہ نہیں کی۔ بلکہ بعض کارڈ گم کر دیتے ہیں بلکہ پچھلے دنوں ایک خریدار کا خط آیا جو اخی فی اللہ محمد افضل مرحوم (اللھم اغفر لہ) نے کسی کو جوابی بھیجا تھا۔ اس طرز عمل میں اصلاح کی ضرورت ہے۔ اگر آپ کو بدر یعنی درس قرآن اور مکتوبات امیر۔ خطبات جمعہ اور اسلامی مضامین پسند نہیں۔ تو آپ اخبار مذکور بند کرا دیجئے مگر بقایا تو صاف کریں۔ تمام ذرائع استعمال کر کے اخبار میں لکھا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

"سری نہہ کلنک درشن"

یہ کتاب حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام آخر الزمان علیہ السلام کے کرشن ثانی یا کلکی و نہہ کلنک اوتار کے اُس دعوے کی جو کہ حضور عالی نے سیالکوٹ کے لیکچر کے ذریعہ ظاہر فرمایا تھا۔ مکمل و مدلل شرح ہے۔ اور کلکی اوتار یا نہہ کلنک بھگوان کے پیرگٹ ہونیکے متعلق جسقدر معلومات کی ضرورت ہے۔ اور سناتن دھرم آریہ برادران کے سوالات و اعتراضات یا وسواس کا بیرکن ضروری ہمت ہے یہ کتاب اُن سب امور پر حاوی ہے۔ اور بقول مشہور کہ ؎ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ مصنف کو اس باب میں خود لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ تصدیقات حضرت مسیح موعودؑ۔ و جناب خلیفۃ المسیح اور ریویو آف ریلیجنز۔ بدر۔ الحکم۔ الحریز ٹیالہ۔ اور بعض راج پنڈت ریاست پٹیالہ جو کتاب ہذا پر مندرج ہیں کافی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کتاب کو ایک عام مجمع میں لفظاً لفظاً سنا اور خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کتاب بہت اچھی ہے ضرور چھپوا دی جائے۔ جب چھپ گئی پھر فرمایا کہ میں نے اسکو پڑھ لیا ہے۔ خوب کتاب ہے۔ مفتی صاحب کو میری طرف سے کہدو کہ اس کا اشتہار اپنے اخبار میں چھپوا دیں۔ سو بقول پنجابی کہ ؎ پیا کے من بھاوے سوئی سوہاگن ہو۔ کتاب ہذا کی قبولیت جو کچھ ہے۔ خود ظاہر ہے۔ اسلئے جملہ احمدی برادران اس کتاب کی اشاعت میں کوشش فرما کر اپنے بھائی کی عرقریزی کی قدر کریں۔ اور ہمت بڑھائیں۔ اس کتاب کو ضروری جان کر خریدیں خود بھی فائدہ اٹھائیں اور ہندو بھائیوں کو بھی متعدد کاپیاں خرید کر دیں۔ اور پڑھنے کا شوق دلائیں۔ اسمیں مصنف نے سناتن دھرم کی معتبر پستکوں کے صحیح حوالوں اور دلائل سے قائل و ادکام کیا ہے جسکو دیکھکر سناتن دھرمی اور اچھے اچھے ودوان حیران اور ساکتہ ہیں۔ کتاب ۲۷۰ صفحہ کی ہے اور مذکورہ خوبیوں کے آگے قیمت ۸؍ علاوہ محصول ڈاک ہے۔ اور دفتر بدر قادیان دار الامان سے ملسکتی ہے۔

تجارت کا راز

تجارت پیشہ اصحاب کو اس خوش کن خبر سے آگاہی ہو کہ اب بینے دیسی صابون قسم اعلےٰ بغیر امداد آگ و بھی و چونہ صرف دس منٹ میں سکھانے کا پورا ارادہ کر لیا ہے۔ یہ کام بیس پچیس روپیہ کے سرمایہ سے بخوبی چل سکتا ہے۔ اور ایک نافع بخش روزگار ہے زیادہ توصیف فضول ہے۔ اگر میری روانہ کردہ ترکیب صابن امرتسری قسم اعلےٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار پر فیس جو مبلغ للعہ ؍ مقرر ہے واپس دی جاویگی۔ جو صاحب چاہیں مندرجہ ذیل شرائط کے پابند رہ کر سیکھ سکتے ہیں۔ (۱) ترکیب خوشخط عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی روانہ ہوگی (۲) جو صاحب چاہیں نقد روپیہ اول روانہ کر دیں وہ خرچ وی پی سے بچ سکتے ہیں وی پی کا خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔ (۳) پتہ صاف ہو جواب کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہئے (۴) پہلی درخواست پر حلفیہ اقرار ہو کہ بغیر اجازت مینجر یہ ترکیب کسی اور کو نہ بتائی جاویگی۔ (۵) غریب احمدی کو فیس میں ۸؍ کی رعایت ہوگی (۶) اگر مصالحہ سب تیار ہو۔ تو ایک دن میں خواہ ۵ من طیار کر لو۔

المشتہر

غلام محی الدین مینجر احمدی۔ موضع جھنڈ والی (سب آفس گھوڑیا نوالی تحصیل و ضلع لائل پور۔

اعلان

۸۲/۲۸

لنگی پشاوری و کلاہ و پٹی و کشمیری لوئی و عینک و میل و کرسٹل جس بھائی کو ضرورت ہو بارعایت او کمیشن پر مجھ سے طلب فرماویں انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ رہیگا۔ قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے۔

المشتہر شیخ غلام نبی سیٹھی۔ احمدی بازار کلاں۔ راولپنڈی۔

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

سرمہ زعفرانی۔ خصوصاً بیاض جرب ککروں کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ ۸؍ ہے۔ سرمہ زنگاری خصوصاً جالا ودھند اور جرب میں مفید ہے۔ ایک دفعہ ضرور آزماؤ قیمت فی تولہ ۸؍ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر احمد اللہ خاں اینڈ برادرز۔ قادیان گورداسپور

سُنت احمدیہ

قاضی اکمل صاحب کی نئی تالیف جسمیں نماز و روزہ زکوٰۃ۔ طلاق اور نکاح کے مسائل بالدلائل مرقوم ہیں یعنے قرآن و حدیث سے ہر مسئلہ کو جس پر ہمارا عمل ہے ثابت کیا ہے۔ اور جن کا عمل اسکے خلاف ہے۔ ان کی کمزوری دکھائی ہے۔ صفحہ ۸۸ حجم قیمت ۴؍ پسندیدہ امیر المومنین چنانچہ آپ نے مندرجہ ذیل تعریف لکھی ہے میں نے اس کتاب کو پڑھا کتاب ہر ایک پہلو میں مجھے پسند ہے۔ جزی اللہ المصنف۔

نور الدین

مجموعہ فتاوے احمدیہ

علم فقہ میں علماء کے عملی اختلافات جو صدہا سال سے چلے آتے تھے انکو مٹانے کے لئے یہ بے نظیر کتاب مسائل فقہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی یادگار ہے ہے ماموراخدا کے صحیح فتووں سے واقف ہونے کے لئے ہر ایک احمدی کے گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس میں درج ہیں۔ قیمت ہر سہ حصہ عمہ ملنے کا پتہ دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور۔ اصل قیمت عمہ رعایتی عارضی عمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے موافق طیار کیا گیا ہے۔ اور اصلی ممیرا اسکو خود حضرت نے دیکھکر اصلی ممیرا ہونیکی تصدیق کی اس میں ڈالا گیا ہے۔ حضرت نے اس ممیرے کے سرمے کے متعلق خود فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است" اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی مجھے ضرورت نہیں کیونکہ چار لاکھ افراد کا امام جو طبی حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانے کا جائز حق دار ہے اس کے مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ پیل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول عہ فی تولہ قسم دوم ۸ر۔ اصلی ممیرا قسم اول صمہ قسم دوم سے ۲ر۔

اور نیز علاوہ ازیں ہر قسم کی لنگیاں شہدی اور پشاوری بادامی سیاہ سفید مالٹی ریشمی اور سوتی اور لشری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں اور زنانہ کی پشاوری جوتیاں ہر قسم کی اور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر احمد نور۔ کابلی مہاجر سوداگر۔ قادیان ضلع گورداسپور

اہل اسلام کے لئے ایک نادر موقعہ

سوانح عمری ۳/۴

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبانی اسلام

مرتبہ

شری ہرپرکاش دیوجی پرچارک براہمو دھرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری عیسائی دیدہ دانستہ کئی طور سے اخترا کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں۔ ایسے وقت میں آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں۔ نہایت عجیب بات ہے۔ مؤلف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ خرید لیں۔ قیمت بھی کم ہے۔ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے۔ کہ اب سہ بارہ چھاپی گئی ہے۔ اور قیمت غیر مجلد ۵ر اور مجلد ۸ر ہے۔

ملنے کا پتہ

مینیجر برہمو پرچارک فنڈ پنجاب براہمو سماج لاہور

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

پچیس برس سے سارے ہندوستان میں استعمال میں آرہی ہیں (۱) دمہ جیسے زور سے اچھا ہو اس دوا کے ایک مرتبہ سے ہی دبتا ہے۔ (۲) بیمار ہے اس دوا کا استعمال کیجاوے تو دبا ہوا سے جاتا ہے (۳) پرانے دمہ والے ! جن کا دمہ کے ساتھ سالی ہو گیا ہے وہ بھی اس دوا سے بہت صحت پاتے ہیں۔ قیمت ایک شیشی سا کی دوا ایک روپیہ چار آنہ محصول ڈاک ایک تین شیشی تک ۵ر ڈاکٹر برمن کی طاقت دینے والی دوائیوں میں مشہور دوائیں فاسفورس انگلیا اور ڈمنیا ملاکر یہ گولیاں بنی ہیں۔ مغز۔ اعضاء۔ رگ ریشہ اور خون کو طاقت دیتی ہے۔ اس لئے ان کی کمزوری سے پیدا ہوئے معمولی کمزوری ہولدل ہاتھ پیر کا سُن ہونا پٹھوں کی کمزوری تقویت باہ کی گولیاں کا پتہ۔ لقوہ۔ وغیرہ ان گولیوں سے آرام ہوتے ہیں۔ دو ہفتہ کی خوراک تین گولیوں کی شیشی قیمت ایک روپیہ۔ ڈاک محصول ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر یہ ہر ایک اقسام کی مستورات کی دوا ہے ہر طرح کا رحم کی بیماری۔ پردہ دکھ۔ حمل کی کمزوری پیڑو جانگ امراض مستورات کی دوا میں درد وغیرہ کو مٹاکر اس دوا کے استعمال سے رحم کی خرابی دور ہو کر جسم قوی ہوتا ہے۔ ایک دفعہ اس دوا کی بھی آزمایش کیجئے۔ قیمت ایک شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ سولہ خوراک۔ ڈاک محصول ۸ر ان دوائیوں کے مفصل حال معہ سرٹیفکیٹوں کے پوری کتاب بلاقیمت ملتی ہے منگا کر پڑھیئے۔

المشتہر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ